والدینِ مصطفٰی

۵ ربیع الاول ۱۴۴۸/ ۲۰۲۶ کا بیان

(For Islamic Brothers)

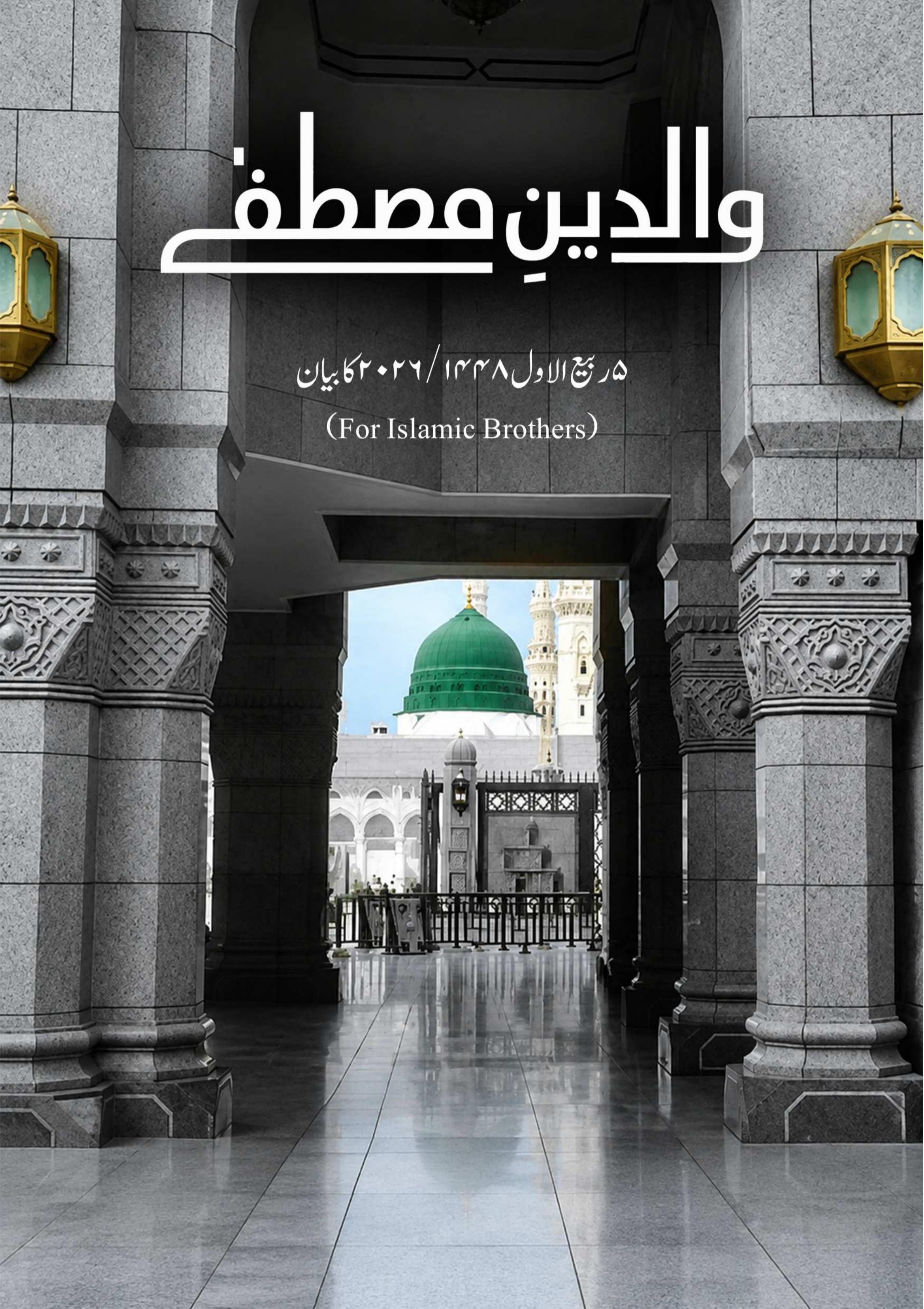

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَاحَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَانُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الاعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالٰی کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:

مَنۡ سَرَّہٗ اَنۡ یَلۡقَی اللّٰہَ غَداً رَاضِیاً، فَلۡیُکۡثِرِ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ

یعنی جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وقت اللہ پاک اُس سے راضی ہو تو اُسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے۔

(مسندالفردوس، ۲/۲۸۴، حدیث: ۲۰۸۳)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! رَبِیْعُ الْاَوَّل کا مبارَک مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے۔ ہر طرف پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی **آمد کی خوشیاں** ہیں۔ عاشقانِ رسول پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد سے اپنے دل و دماغ کو مہکا رہے ہیں۔ ☆ کہیں آپ کی **ولادت** کا ذِکْر ہے تو کہیں آپ کے **کمالات** (Virtues) کی بات ہے۔ ☆ کہیں آپ کی شان و عظمت کا بیان ہے تو کہیں آپ کی **مبارَک سیرت** کا ذِکْرِ خیر ہے۔ ☆ کہیں **عبادتِ مُصْطَفٰے** کا بیان ہے تو کہیں **سرداریِ مُصْطَفٰے** کے چرچے ہیں۔ ☆ کہیں **شفاعتِ مُصْطَفٰے** کے تذکرے ہیں تو کہیں آپ کی **عنایتوں** کے چرچے ہیں۔ ☆ کہیں آپ کی **عظمتوں** کا بیان ہے تو کہیں آپ کی بلندیوں کے تذکرے ہیں۔ ☆ کہیں **طاقتِ مُصْطَفٰے** کا بیان ہے تو کہیں **بہادریِ مُصْطَفٰے** کے تذکرے کئے جا رہے ہیں۔ ☆ کہیں **نگاہِ مُصْطَفٰے** کی باتیں ہیں تو کہیں **عطائے مُصْطَفٰے** کا بیان ہے۔ ☆ کہیں

1…جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

خاندانِ مُصْطَفٰے کے چرچے ہیں تو کہیں **برکاتِ نبُوَّت** کا بیان ہے۔☆کہیں **معجزاتِ مُصْطَفٰے** کی باتیں ہیں تو کہیں **اَخلاقِ مُصْطَفٰے** کا بیان ہے۔☆کہیں **اِختیاراتِ مُصْطَفٰے** کی باتیں ہیں تو کہیں **نوازشاتِ مُصْطَفٰے** کا بیان ہے۔☆کہیں **ہجرتِ مُصْطَفٰے** کی باتیں ہیں تو کہیں **اِستقبالِ مُصْطَفٰے** کا بیان ہے۔ گویا ذرّہ ذرّہ **میلادِ مُصْطَفٰے** کی برکتوں سے اپنا حِصّہ پا رہا ہے۔ آیئے! اِسی مُناسبت سے آج ہم بھی **والِدَینِ مُصْطَفٰے** کے بارے میں سُنتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سُننے کی سعادت نصیب فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　　صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

نور سے جگمگاتا چہرہ

اللہ کے پیارے آخری نبی، محمد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے داداجان حضرت عَبْدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے خواب دیکھا: ایک درخت جس کے اوپر کا حصہ آسمان کو چُھو رہا ہے اور ٹہنیاں مشرِق و مغرِب تک پھیلی ہیں، اس سے ایک نور ظاہِر ہے جس کی روشنی سورج کی روشنی سے ستّر گُنا زیادہ ہے، عَرَب و عَجَم اس کے سامنے سجدے میں ہیں اور لمحہ بہ لمحہ اس کا نور بڑھتا ہی جارہا ہے، قریش کا ایک گروہ اس کی ٹہنیوں سے لٹکا ہوا ہے اور بَعْض قریش اسے کاٹنے کی کوشش کر رہے ہیں مگر جیسے ہی قریش اُس درخت کے قریب جاتے ہیں ایک خوب صُورت نوجوان انہیں پیچھے دھکیل دیتا ہے، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دادا حضرت عَبْدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللہ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے اس سے زیادہ حَسِین شَخْص کبھی نہیں دیکھا، نہ اس کی خوشبو سے اچھی خوشبو کبھی سُونگھی ہے، قریش کے وہ لوگ جو درخت کاٹنا چاہتے ہیں، یہ نوجوان ان کی پسلیاں توڑ دیتا اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیتا ہے۔ آنکھ کھلی تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دادا حضرت عَبْدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللہ عَنْہُ بہت خوف زدہ تھے، چہرے کا رنگ بھی بدلا ہوا تھا، اسی

کَیْفِیَّت میں سہمے سہمے قریش کے ایک خواب بیان کرنے والے کے پاس پہنچے، اسے خواب سُنایا تو اس کے بھی رنگ اُڑ گئے، پھر اس نے بتایا: اگر یہ خواب سچ ہے تو آپ کی اَوْلاد میں ایک شخص مشرِق و مغرِب کا مالِک ہو گا، لوگ اس کی پیروی کریں گے۔[1]

حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دادا حضرت عَبْدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللہ عَنْہُ کا یہ خواب سچ ثابِت ہوا، کچھ عرصہ بعد آپ رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے حضرت فاطمہ بنت عَمْرو مَخْزُومِیَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے نکاح فرمایا، ان سے والدِ مصطفٰے حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی ولادتِ باسعادت ہوئی، پھر ان کے ہاں مالکِ دوجہاں، نورِ خدا، احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! میرے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نور چونکہ والدِ مصطفٰے حضرتِ عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی پیشانی میں تھا، اس لیے جب ان کی پیدائش ہوئی تو ان کا چہرہ نور سے جگمگا رہا تھا جیسا کہ

حضرتِ عباس بن عَبْدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی ولادت ہوئی، اُن کا چہرہ نور سے ایسے جگمگا رہا تھا جیسے سورج چمکتا ہے، والدِ محترم حضرت عَبْدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے دیکھ کر فرمایا: اس بچے کی نِرالی شان ہے۔[2]

والدِ مُصْطَفٰے کی شان

حضرتِ عبدُ اللہ بن عبدُ المُطّلب رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا، نور والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والدِ

1... دلائل النبوۃ، الفصل السادس، جزء: 1، صفحہ: 54 ملتقطاً۔
2... خصائص الکبری، باب: فی لیلۃ مولدہ، جلد: 1، صفحہ: 83 ملتقطاً۔

محترم ہیں، آپ کا نام مُبارَک عبدُاللہ، کنیت اَبُو محمد، اَبُو اَحمد اور اَبُو قُثَم (یعنی خیر و بَرَکت سمیٹنے والے) [1] نیز والِدۂ محترمہ کا نام مُبارَک آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا ہے۔ حضرتِ عبدُاللہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ اپنے والدِ محترم حضرت عبدُ المُطّلب رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے تمام بیٹوں میں سب سے زیادہ لاڈلے اور پیارے تھے۔ قبیلۂ قریش کی تمام حسین عورتوں نے حضرتِ عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے شادی کی دَرخواست کی مگر حضرت عبدُ المُطّلب رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ایسی عورت کی تلاش میں تھے جو حُسن و جمال کے ساتھ ساتھ حَسب ونَسب کی شَرافت اور اعلیٰ دَرَجے کی پاک دامن بھی ہو۔

غیبی سواروں نے جان بچائی (حکایت)

ایک دِن حضرتِ عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ جنگل میں گئے، مُلکِ شام کے غیر مسلم چند علامتوں سے پہچان گئے کہ اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والدِ محترم یہی ہیں۔ چنانچہ اُنہوں نے حضرتِ عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو بارہا قتل (یعنی شہید) کرنے کی کوشش کی مگر اللہ پاک نے اپنے فضل وکَرم سے انہیں بچالیا۔ چنانچہ عالَمِ غیب سے اچانک چند ایسے سُوار آئے جو اِس دُنیا کے لوگوں کی طرح نہ تھے، اُنہوں نے آکر ان کے دشمنوں کو مار بھگایا اور حضرتِ عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو بحفاظت اُن کے مکان تک پہنچادیا۔

پیارے اسلامی بھائیو والدِ مصطفٰے حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہ بِلاشبہ طیّب وطاہر اور بنو ہاشم کے نیک سیرت اور خوبصورت ترین نوجوان تھے۔ ظاہری حُسن و جمال اور باطنی خوبیاں اور اخلاق میں خاندانِ قریش کیا بلکہ پوری وادیٔ بطحا یعنی مکۂ مکرمہ میں کوئی ان کا ثانی نہ تھا۔ اعلیٰ اخلاق کی سراپا تصویر تھے۔ اور کیوں نہ ہوتے کہ یہ ایک ایسی ہستی کے والد بننے والے تھے

[1]......شرح زرقانی علی المواھب اللدنیۃ، المقصد الاول... الخ، ۱/۱۳۵۔

جن کے لیے یہ بزمِ کائنات سجائی گئی، جن کے ذریعے دنیا کو علم و دانش سے روشن کرنا تھا۔وہ جو انسانیت کی عزت و وقار، احترام اور دونوں جہاں کی خوشی اور کامیابی کا پیغام لے کر دُنیا میں تشریف لانے والے تھے۔

والدِ مصطفےٰ کی شان دیکھیے! کہ انہیں وہ حُسن و جمال دیا گیا جو قریش کے دیگر لوگوں میں نہیں تھا، **والدِ مصطفےٰ کی شان دیکھیے!** کہ نیک اوصاف میں ان کا ثانی کوئی نہیں تھا، **والدِ مصطفےٰ کی شان دیکھیے!** کہ آپ سے دو نور نکلتے ایک مشرِق اور دوسرا مغرب کو ڈھانپ لیتا، **والدِ مصطفےٰ کی شان دیکھیے!** کہ آپ جس سوکھے درخت کے نیچے بیٹھتے تو وہ ہرا بھرا ہو جاتا اور آپ کے لئے جھک جاتا، **والدِ مصطفےٰ کی شان دیکھیے!** کہ آپ لات و عزیٰ بتوں کے پاس سے گزرتے تو ان سے بلی کی طرح چیخنے کی آوازیں آتیں۔ **والدِ مصطفےٰ کی شان دیکھیے!** کہ اللہ پاک نے آپ کی مدد فرمائی اور گھڑ سوار بھیج کر ان پر حملہ کرنے والوں کو بھگا دیا اور انہیں حفاظت کے ساتھ گھر پہنچا دیا۔

لات و عُزّیٰ کی چیخ و پُکار

والدِ مصطفےٰ حضرت **عبدُاللہ** رَضِیَ اللہ عَنْہُ جب بھی عَرَب کے 2 بڑے بُتوں "لات اور عُزّیٰ" کے قریب جاتے وہ بلّی کی طرح چیخ کر روتے اور کہتے: اے وہ جن میں نورِ **مُحَمَّد** صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بطورِ امانت رکھا گیا ہے! آپ کا ہم سے کیا تَعَلُّق!! ہماری اور دنیا کے تمام بُتوں کی ہلاکت **مُحَمَّد** صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ حق پر ہو گی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

[1]... تاریخ الخمیس، الطلیعۃ الثالثۃ، ذکر ولادۃ عبد اللہ، جلد: 1، صفحہ: 332۔

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے نبیِ پاک صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسے خاندان میں بھیجا جس کے حسب و نسب پر کوئی طعن نہ تھا۔ نبیِ پاک صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والد اور والدہ دونوں کا خاندان عرب کے بہترین قبیلے، بہترین قوم اور بہترین شاخ میں سے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سارا شجرہ نسب محترم اور نامور شخصیات پر مشتمل ہے، وہ سب کے سب اپنی قوم کے سردار اور راہنما تھے اور معاشرے میں مرکزی حیثیت رکھتے تھے۔ **اللہ پاک** کے آخری نبی محمد عربی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آباؤ اجداد سب **اللہ پاک** کو ایک ماننے والے تھے۔ ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں تھا کہ جو اللہ پاک کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرتا ہو۔

سیدِ دوعالم شاہِ اولادِ آدم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کبھی لوگ دو گروہ نہ ہوئے مگر مجھے اللہ پاک نے بہتر گروہ میں کیا تو میں اپنے ماں باپ سے ایسا پیدا ہوا کہ زمانۂ جاہلیت کی کوئی بات مجھ تک نہ پہنچی اور میں خالص نکاح صحیح سے پیدا ہوا آدم سے لے کر اپنے والدین تک، تو میرا نفس کریم تم سب سے افضل اور میرے باپ تم سب کے والدین سے بہتر۔[1]

نِکاح ہو گیا

(**پیارے اسلامی بھائیو!** جب جنگل میں والدِ مصطفےٰ حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی غیبی سواروں نے جان بچائی اس وقت **حضرت** بی بی آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے والدِ محترم) حضرت وَہب بِن مَناف رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بھی اُس دِن جنگل میں تھے اور اُنہوں نے اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھا تو اُن کو حضرتِ عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے بے اِنتہا محبت و عقیدت پیدا ہو گئی، گھر آ کر یہ

1 ... فتاویٰ رضویہ، جلد: 30، صفحہ: 282۔

عزم کرلیا کہ میں اپنی نُورِ نظر حضرت آمِنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی شادی حضرت عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہی سے کروں گا۔ چنانچہ اپنی اِس دِلی تمنا کو اپنے چند دوستوں کے ذریعے اُنہوں نے حضرتِ عبدُ المُطّلب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تک پہنچادیا۔ خُدا کی شان کہ حضرتِ عبدُ المُطّلب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے نورِ نظر حضرتِ عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے لئے جیسی دُلہن کی تلاش میں تھے، وہ ساری خوبیاں حضرت بی بی آمِنہ بنتِ وَہب رَضِیَ اللہُ عَنْہَا میں موجود تھیں۔ چنانچہ 24 سال کی عمر میں حضرتِ عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا حضرت بی بی آمِنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے نکاح ہو گیا اور نُورِ محمدی حضرتِ عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے منتقل ہو کر حضرت بی بی آمِنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے رَحمِ مُبارَک میں تشریف لے آیا۔

حضرت آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا

"بنوزُہرہ" قبیلہ قریش کی ایک شاخ ہے، حضرت آمنہ بنت وَہَب رَضِیَ اللہُ عَنْہَا جن کا تَعَلُّق بنوزُہرہ سے تھا، حسب ونسب اور مقام ومرتبے کے اعتبار سے اس وَقْت کی تمام خواتین میں افضل واعلیٰ تھیں، اللہ پاک نے آپ کو ظاہِری حُسْن وجمال کے ساتھ ساتھ اعلیٰ اَوْصاف وکردار اور باطنی کمالات سے بھی خوب نوازا تھا، عقل مندی ودانائی کے سبب آپ کو "حَکِیْمَہ" کہہ کر پُکارا جاتا تھا۔ (1)

زمانہ جاہلیت میں بھی پردے کا اہتمام

امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ جو صرف نامور مصنف، بلند پایہ مفسر، محدث، فقیہ، شاعر، مؤرّخ اور ماہر لغت ہی نہ تھے بلکہ اپنے زمانے کے مجدِّد اور بہت بڑے عاشقِ

1... تاریخ الخمیس، الطلیعۃ الثالثۃ، ذکر تزوج عبد اللہ آمنہ، جلد: 1، صفحہ: 335 بتغیر قلیل۔

رسول بھی تھے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو 75 مرتبہ حالتِ بیداری میں پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوئی۔ اور آپ نے ایک ایسی تفسیر لکھی ہے جس میں دس ہزار سے زائد احادیث نقل کی ہیں اور آپ کی کتب کی تعداد 200 سے زائد ہے اور آپ نے والدینِ مصطفٰے کے ایمان پر 6 رسائل تصنیف فرمائے ہیں آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدہ آمنہ رَضِیَ اللہ عَنْہَا پاک دامن، پردہ دار اور گھر کی چار دیواری میں رہ کر مردوں کے میل جول سے پرہیز کرنے والی خاتون تھیں۔[1]

بے پردگی الٹی عقل والوں کا طریقہ ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اسلام سے پہلے کا دور میں جب خالی بے پردگی نہیں فحاشی بھی عام تھی، اسی زمانے کے مُتَعَلِّق اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ (پارہ 22، سورۃ الاحزاب:33)	ترجمہ: اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔

سُبْحٰنَ اللہ! اُمِّ مصطفٰے، حضرت آمنہ رَضِیَ اللہ عَنْہَا ایسے ماحول میں بھی باپردہ وباحیا رہیں۔ مَعْلُوم ہوا بلند کردار لوگ زمانے کی اندھی تقلید نہیں کرتے بلکہ عقل ودانائی سے کام لیتے اور اعلیٰ اخلاق وکردار اپناتے ہیں نیز یہ بھی پتا چلا کہ زمانۂ جاہلیت میں بھی بے پردگی بے عقل بلکہ اُلٹی عقل والوں کا طریقہ تھا ورنہ اس وَقْت کے لوگ پردہ دار خاتون حضرت آمنہ رَضِیَ اللہ عَنْہَا کو "حَکِیْمَہ یعنی عقل مند ودانا خاتون" کا لقب نہ دیتے۔ **سیدہ آمنہ** رَضِیَ اللہ عَنْہَا **کی شان دیکھئے کہ اللہ**

[1] ... رسائل امام جلال الدین، مسالک الحنفا، المسلک الاول، صفحہ:17۔

پاک نے انہیں اپنے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے بطورِ ماں **منتخب** کیا، **سیدہ آمنہ** رَضِیَ اللہ عَنْھَا **کی شان دیکھیے کہ** یہ اپنی قوم میں اعلیٰ نسب والی تھیں۔ **سیدہ آمنہ** رَضِیَ اللہ عَنْھَا **کی شان دیکھیے کہ** یہ انتہائی شریف تھیں۔ **سیدہ آمنہ** رَضِیَ اللہ عَنْھَا **کی شان دیکھیے کہ** اپنے زمانے کی سب سے نیک صفات والی صحابیہ خاتون تھیں۔ **سیدہ آمنہ** رَضِیَ اللہ عَنْھَا **کی شان دیکھیے کہ** آپ اعلیٰ اخلاق و کردار کی مالک تھیں۔ **سیدہ آمنہ** رَضِیَ اللہ عَنْھَا **کی شان دیکھیے کہ** آپ نہایت پاکیزہ تھیں۔[1]

حضرت عبدُ اللہ کی وفات

جب حمل شریف کو دو مہینے پورے ہو گئے تو حضرتِ عبدُ المطلب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضرتِ عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو کھجوریں لینے کے لئے مدینۂ پاک بھیجا یا تجارت کے لئے ملکِ شام روانہ کیا۔ وہاں سے واپس لوٹتے ہوئے مدینۂ پاک میں اپنے والد (یعنی حضرتِ عبدُ المُطّلب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کے ننھیال "بنو عدی بن نجار" میں ایک ماہ بیمار رہ کر 25 برس کی عمر میں حضرتِ عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وفات پا کر "دارِ نابِغہ" میں دفن ہوئے اور یہی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا مزار شریف بنا۔[2]

بی بی آمِنہ کی وفات

اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جب عمرِ مُبارک 5 یا 6 برس ہوئی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امّی جان حضرت بی بی آمِنہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا آپ کو ساتھ لے کر مدینۂ پاک میں آپ کے داداجان حضرتِ عبدُ المُطّلب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ننہال بنو عَدِی بن نجّار میں ملنے گئیں، آپ کی

---

1 ... مواہب اللدنیہ، جلد: 1، صفحہ: 60۔

2 ...... مدارج النبوت، قسم دوم، باب اول، ۱۲ - ۱۴ ملتقطاً۔

خادِمہ اُمِّ اَیمن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بھی ساتھ تھیں، جب واپس آئیں تو راستے میں **مقامِ اَبواء** میں حضرت بی بی آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اِنتقال فرما گئیں اور وہیں دَفن ہوئیں۔

وفات کے وقت بی بی آمِنہ نے اَشعار پڑھے

بوقتِ اِنتقال حضرت بی بی آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے اپنے پیارے بیٹے، دو جہاں کے سردار، محمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف نگاہِ مَحبت سے دیکھا اور چند عربی اَشعار پڑھے: (جن کا تَرجمہ کچھ یوں ہے:) اے سُتھرے لڑکے! اللہ پاک تجھ میں بَرَکت رکھے۔ اے اُن کے بیٹے! جنہوں نے بڑے اِنعام والے بادشاہ اللہ پاک کی مدد سے موت کے گھیرے سے نَجات پائی، (اے میرے پیارے بیٹے!) جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا ہے اگر وہ ٹھیک ہے تو تُو عزّت و جَلال والے رَبِّ کریم کی طرف سے مخلوق کی طرف پیغمبر بنایا جائے گا۔ تُو حَرَم و غَیرِ حَرَم ہر علاقے کی طرف اِسلام کے لئے بھیجا جائے گا جو تیرے نِکوکار والد (اللہ پاک کے پیارے نبی حضرتِ) اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا دِین ہے، تو میں اللہ پاک کی قسم دے کر تجھے غیرِ خدا سے منع کرتی ہوں کہ قوموں کے ساتھ ان کی دوستی نہ کرنا۔ (1)

دُنیا مَرے گی مگر میں کبھی نہیں مَروں گی!

حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضرت بی بی آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی اِس بیماری میں رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا سَر مُبارَک دَباتے تھے اور روتے جاتے تھے، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آنسو آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امّی جان) کے چہرے پر گرے تو آنکھ کھولی اور اپنے دوپٹّے سے آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

❶.....المواھب اللدنیة، المقصد الاول، ذکر رضاعه، ۱/۸۸-۸۹۔ ❷.....مراٰۃُ المناجیح، ۲/۵۲۳۔

وَسَلَّم) کے آنسو پونچھ کر بولیں: ”دنیا مَرے گی مگر میں کبھی نہیں مَروں گی کیونکہ میں تم جیسا بیٹا چھوڑ رہی ہوں، جس کے سبب مشرق و مغرب میں میرا چرچا رہے گا۔“ اِس وَلِیّہ وقت کا یہ قول نہایت دُرُست (ثابت) ہوا۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فوت شُدہ والِدین زندہ ہوگئے!

اے عاشقانِ رَسُول! ہر ایک کو اپنے ماں باپ پیارے ہوتے ہیں، پھر ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیوں پیارے نہ ہوں گے! اپنے والِدَینِ کریمَین کو اپنی پیاری اُمَّت کے ساتھ شمولیَّت کی خاطِر عطائے رَبِّ قادِر سے کیسا عظیمُ الشان معجزہ دِکھایا، سُنئے اور جھومئے، چنانچہ

اِمام اَبُو القاسِم عبدُ الرَّحمٰن سُہَیلی نَقْل کرتے ہیں: اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ بی بی عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا رِوایَت کرتی ہیں، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا مانگی: ”اے اللہ پاک! میرے ماں باپ کو زندہ کر دے۔“ اللہ پاک نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا قَبول فرماتے ہوئے دونوں حضرات (یعنی والدین) کو زندہ کر دیا اور وہ دونوں اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اِیمان لائے اور پھر اپنے اپنے مَزاراتِ مُبارَکہ میں تشریف لے گئے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ......الروض الانف، وفاۃ آمنۃ وحال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم...الخ، ۱/۲۹۹۔

والدینِ کریمین نے کبھی غیرِ خدا کی عبادت نہیں کی

خبردار! اِس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ والِدینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا **مَعَاذَاللّٰہ** مؤمن نہ تھے ہرگز ہرگز ایسا نہیں تھا بلکہ وہ دونوں تَوحید پر قائم تھے (یعنی اللّٰہ پاک کو ایک ماننے والے تھے) اور کبھی بھی اُنہوں نے غیرِ خدا کی عبادت نہیں کی تھی۔ رَسُولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اپنی اُمَّت میں شامل کرنے کے لیے دوبارہ زندہ فرما کر کلمہ پڑھایا۔ چنانچہ

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے باپ دادا اہلِ ایمان تھے

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: حضرت آمِنہ خاتون رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا کا اِیمان قرآنِ کریم کی واضح آیت سے ثابت ہے۔ حضرت اِبراہیم عَلَیۡہِ السَّلَام نے دُعا کی تھی: ﴿وَمِنۡ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّكَ ۪﴾ (1) (ترجمۂ کنز الایمان: اور ہماری اَولاد میں سے ایک اُمَّت تیری فرمان بردار۔) پھر بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی: ﴿رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِیۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ﴾ (2) (ترجمۂ کنزالایمان: اے رَبّ ہمارے اور بھیج ان میں ایک رَسُول انہیں میں سے۔) خُدایا میری اَولاد میں ہمیشہ ایک مؤمن جماعت رہے اور اے مولیٰ اِسی مؤمن جماعت میں نبیِّ آخرُ الزّمان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو بھیج، حضرتِ اِبراہیم خَلِیۡلُ اللّٰہ عَلَیۡہِ السَّلَام کی یہ دُعا یقیناً قبول ہوئی، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام آباء واَجداد (یعنی باپ، دادا، پَردادا اوپر تک) سب کے سب اہلِ اِیمان مومن تھے۔ (3)

---

❶......پ۱، البقرة: ۱۲۸۔ ❷......پ۱، البقرة: ۱۲۹۔ ❸......مِراٰۃُ المناجیح، ۲/۵۲۴۔

❹......تفسیر روح البیان، پ۱۵، الکھف، تحت الآیة: ۱۸، ۵/۲۲۶، پ۱۷، الانبیآء، تحت الآیة: ۸۸، ۵/۵۱۸۔

جنّتی مچھلی

حضرت علّامہ اِسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ تفسیرِ رُوحُ البیان میں نقل فرماتے ہیں: حضرتِ یونس عَلَیْہِ السَّلَام تین، سات یا چالیس دِن مچھلی کے پیٹ میں رہے لہٰذا وہ مچھلی جنت میں جائے گی۔(4)

والدینِ کریمین جنتی ہیں

اے عاشقانِ رسول! ذرا غور فرمایئے! جس مچھلی کے پیٹ میں اللہ پاک کے نبی حضرتِ یونس عَلَیْہِ السَّلَام چند دِن رہیں اس لیے وہ مچھلی جنت میں جائے اور جس مُبارَک پیٹ میں حضرت یونُس عَلَیْہِ السَّلَام کے آقا، محمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کئی ماہ تک تشریف فرما رہیں وہ بی بی آمِنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا مَعَاذَ اللہ کُفر پر دنیا سے جائیں یہ کیسے ہو سکتا ہے! یقیناً اللہ پاک کے پیارے رَسُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے ماں باپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی مُبارَک زندگی کا ہر لمحہ توحید (یعنی اِیمان کی حالت) پر گُزرا اور وہ جنّتی ہیں بلکہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام آباء و اَجداد (یعنی باپ دادا) اہلِ حق تھے جیسا کہ محترم نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”میں ہمیشہ پاک مَردوں کی پیٹھوں سے پاک بیبیوں کے پیٹوں میں منتقل ہوتا رہا۔“(1)

عُلَمائے کِرام کے اِرشادات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے فتاویٰ رضویہ جلد 30 صفحہ نمبر 299 پر موجود کلام کا خُلاصہ ہے: ”کثیر اکابِر عُلَما کا مذہب یہی ہے کہ حُضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1 ...... دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الثانی ذکر فضیلتہ...الخ، ص ۲۸، حدیث: ۱۵۔

کے پیارے والدین مسلمان ہیں اور آخرت میں ان کی نجات (یعنی چھٹکارے) کا فیصلہ ہو چکا ہے۔" حضرتِ امام جلالُ الدِّین سُیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے والدینِ مُصْطَفٰے یعنی ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ماں باپ کے اِیمان کے متعلق 7 رَسائل لکھے ہیں اور ان کا اِیمان ثابت کیا ہے۔ قاضی امام ابو بکر اِبنُ العربی مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سے یہ سُوال کیا گیا کہ "ایک شخص کہتا ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آباء و اَجداد (یعنی باپ دادا سب) جہنم میں ہیں مَعَاذَ اللہ" آپ نے فرمایا: "یہ (یعنی ایسا بکنے والا) شخص ملعون (یعنی لعنتی) ہے۔[1]

14 سو سال کے بعد بھی بدن سَلامت!

21 جنوری 1978 کے اخبار **نوائے وقت** کے مُطابق مدینۂ پاک میں مسجدِ نبوی کی توسیع (Extension) کے سلسلے میں کی جانے والی کُھدائی کے دَوران سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والدِ ماجد حضرتِ عبدُ اللہ بن عبدُ المُطّلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کا جسمِ مُبارَک جس کو دَفن ہوئے 14 سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا تھا، (قبر شریف سے) بِالکل تر و تازہ حالت میں نکلا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ......تفسیر روح البیان، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۱۹، ۲۱۸/۱۔